سوال

(129) بے نماز کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سانگلہ ہل سے ملک عبدالستار لکھتے ہیں کہ بے نماز کے ہاتھ سے پکی ہوئی چیز کھانا جائز ہے یا نہیں؟ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کا پس منظر یہ معلوم ہوتا ہے کہ متعدد احادیث کے مطابق بے نماز کافر ہے تو کیا کفر کے مرتکب انسان کے ہاتھوں پکی ہوئی چیز استعمال کی جا سکتی ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ کفر اور بندے کے درمیان نماز کا پردہ ہے۔'' یعنی اگر نماز کو ترک کر دیا جائے تو کفر کی حدیں انسان سے مل جاتی ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ بندے اور کفر و شرک کو باہمی شیر و شکر کر دینے والی چیز نماز کا ترک کر دینا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض ائمہ دین نے بے نماز کا تلوار سے سر قلم کر دینے کا حکم دیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ نماز چھوڑنے سے جو کفر لازم آتا ہے وہ کون سا کفر ہے؟ کیا ایسا کفر ہے جس کے ارتکاب سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے یا ''کفر دون کفر'' کی قسم سے ہے۔ جس کے ارتکاب سے انسان دائرہ اسلام سے تو خارج نہیں ہوتا، البتہ کبیرہ گناہ کا سزاوار ٹھہرتا ہے۔ ہمارے نزدیک تارک نماز کفر کا مرتکب ضرور ہوتا ہے مگر یہ کفر اسے اس مقام پر نہیں پہنچاتا جہاں وہ اسلام لانے سے پہلے تھا۔ چنانچہ حدیث میں ہے: ''پانچ نمازوں کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے جو شخص اچھی طرح وضو کر کے بروقت انہیں ادا کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔ ان کے رکوع و سجدہ کو اعتدال سے بجا لاتا ہے خشوع و خضوع کو بھی برقرار رکھتا ہے ایسے نمازی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے ضرور معاف فرمائے گا، اگر کوئی ایسا نہیں کرتا تو وہ اللہ کی مشیت کے تحت ہے اگر چاہے تو معاف کر دے چاہے تو سزا دے۔ (مسند امام احمد: 5/322)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کا تارک ایسے کفر کا مرتکب نہیں ہوتا جس سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے کیوں کہ دائرہ اسلام سے خارج ہونے والا اللہ کی مشیت کے تحت نہیں بلکہ انہیں تو یقیناً جہنم کا ایندھن بنایا جائے گا۔

اس وضاحت کے بعد ترک نماز ایک سنگین جرم ہے لیکن اس کی پکی ہوئی چیز استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ خاوند بے نماز بیوی سے اس قسم کا احتجاج کر سکتا ہے تاکہ اس کا دماغ درست ہو جائے۔ عام لوگوں کے متعلق اس قسم کا ضابطہ عمل میں لانا بہت مشکل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایک یہودی عورت کے گھر سے کھانا تناول فرمایا تھا۔ جبکہ اس نے آپ کو دعوت طعام دی تھی اور کھانے میں سخت قسم کا زہر بھی ملا دیا تھا۔ اس طرح کے متعدد واقعات کتب حدیث میں موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے ساتھ قلبی تعلقات تو نہیں رکھے جا سکتے، البتہ دیگر روابط قائم کیے جا سکتے ہیں جبکہ مقصود انہیں اسلام کے قریب کرنا ہو، کھانا وغیرہ اسی قسم سے ہے۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں بے نماز کے ہاتھ سے پکی ہوئی چیز استعمال کی جا سکتی ہے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:159